RAHAT-UL-QULOOB
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

مُسبّحات کی حکمت وخصائص کا احادیث کی روشنی میں تعارفی مطالعہ

An Introductory Study of Supremacy and Philosophy of Musabbihat in the light of Ahadith

AUTHORS
1. Dr. Aqsa Tariq, Visiting Lecturer, University of Engineering and Technology, Lahore. Email: aqsatariq44@gmail.com
2. Dr. Zahid Latif, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Engineering University, Lahore. Email: hzlatif@gmail.com

How to Cite: Dr. Aqsa Tariq, and Dr. Zahid Latif. 2021. "URDU: مُسبّحات کی حکمت و خصائص کا احادیث کی روشنی میں تعارفی مطالعہ: An Introductory Study of Supremacy and Philosophy of Musabbihat in the Light of Ahadith". *Rahatulquloob* 5 (2), 97-110. https://doi.org/10.51411/rahat.5.2.2021/330.

URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/298
Vol. 5, No.2 || July–Dec 2021 || URDU-Page. 97-110
Published online: 01-08-2021

QR. Code

مُسبّحات کی حکمت وخصائص کا احادیث کی روشنی میں تعارفی مطالعہ

An Introductory Study of Supremacy and Philosophy of Musabbihat in the light of Ahadith

[1] اقصیٰ طارق، [2] زاهد لطیف

ABSTRACT

Quran is the only divine book that has remained immune from distortion that is standing at the acme of eloquence, rhetoric and guidance. It reveals the hidden secrets of the universe and presents the best teachings of the hidden treasury with an exhilarating tone. The Quran specifically mentions that Muhammad was the messenger to the whole of mankind, and that Muhammad (SAW) is the last messenger to be sent. Inimitability of the Quran is the belief that no human speech can match the Quran in its content and form.Al-Musabbihat are these surah of the Quran that begin with Allah's Glorification 'Subhana', 'Sabbaha', and 'Yusabbihu'. Al-Musabbihat refers to the following Surahs: Al-Asraa,Al-Hadid,Al-Hashr,As-Saff,Al-Jumu'ah,Al-Taghabun and Al-A'laa. In this article we discussed the meanings, importance, and supremacy of Musabbihat. After that we described the finesse, philosophy, tactness and characteristics of Musabbihat. The Musabbihatsurahs, as a precious part of the Holy Quran that astound every eloquent person try to accomplish the praising and glorifying the Almighty Allah.

Key Words: Musabbihat (Those Surahs that begins with the Glory of Almighty Allah), Supremacy, Philosophy, Characteristics.

قرآن مجید، فطرت اور فطرت کی حکمت، علت اور اصل کو انسانی صلاحیتوں اور بصیرت سے سمجھنے اور بیان کرنے پر زور دیتا ہے۔ قرآن مجید اس انسانی عمل کے لیے ایک اصول طے کرتا ہے کہ فطرت کے ہر مظہر کو اس کے مصدر مطلق کے ساتھ وابستہ کر کے سمجھا جائے۔ قرآن مجید میں حکمت کا مقصود یہ بیان کیا گیا کہ ہستی کی وحدت کا فہم حاصل ہو۔ علم و حکمت لازم وملزوم ہیں۔ مولانا فراہیؒ کے نزدیک انسان کی دو بنیادی صفات اس کی قوت فکر اور قوت ارادہ ہیں۔ حکمت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو غور و فکر کے ذریعے حاصل ہونے والے علم اور ارادہ کی قوت میں موافقت پیدا کرلے۔ حکمت کا تحمل یک بارگی نہیں ہوتا بلکہ تدریجاً ہوتا ہے۔[1] حصول حکمت کے لیے جو چیزیں نہایت اہم ہیں وہ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن ہیں۔ قرآن حکیم حکمت کا سب سے بڑا خزانہ اور اس کا اصل منبع ہے۔ حکمت نظم میں پوشیدہ ہے اور نظم تک رسائی کا وسیلہ اور ذریعہ بھی حکمت ہی ہے۔ اس کے لطیف ترین معانی، اس کی انتہائی باریکیاں اور اس کی گرفت میں نہ آنے والی نزاکتیں ہی اس کی حکمت کی توضیح بیان کرتی ہیں۔ جنہیں انسان غور و فکر سے ہی معلوم کر سکتا ہے۔[2] یہ ایک واضح اور مضبوط بنیادی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکمت کو کلام (قرآن مجید) کے اندر چھپا دیا ہے۔[3] یوں تو مسبحات پر مختلف انواع (مسبحات کا دیگر اردو اور عربی تفاسیر سے تقابل) سے کام کیا جا

چکاہے۔لیکن مسبحات کی حکمت و خصائص کے حوالے سے اس پہلو کو زیر غور نہیں لایا گیا چناچہ اس آرٹیکل میں مقاصد تحقیق کو مد نظر رکھتے ہوئے "مسبحات کی حکمت وخصائص کو جامع انداز میں احادیث اور قدیم وجدید تفاسیر کی روشنی میں "زیر بحث لایا گیاہے۔ذیل میں حکمت کے لغوی واصطلاحی مفہوم کاذکر کرنے سے پہلے مختصراً مسبحات کے لغوی واصطلاحی مفہوم کاتذکرہ کیا جاتاہے۔

مُسبّحات کالغوی مفہوم:

سَبَّحَ،یُسَبِّحُ،سے جو سورتیں شروع ہوتی ہیں ان کو "مسبحات" کہا جاتاہے۔ابن منظورؒ افریقی اور مولاناوحید الزمان قاسمیؒ نے مسبحات کے مفاہیم کو تفصیلاً ذکر کیاہے جس کا ماحصل یہ ہے۔سَبَّحَ : سُبْحَانًا؛ سبحان الله: تنزيه الله عن كل ما ينبغي ان يوصف به، سَبَّحْتُ تَسْبِيْحاً لِلّٰهِ ،سبحان الله: معناه تنزيهاً لله،سَبَّحْتُ الله تسبيحاً له أي نزهته تنزيهاً[4]۔ (سبح،سبحانالله،سُبْحَانُ اللّٰهِ، التَّسْبِيْحَة) [5]سَبَحَ،يَسْبَحُ،سُبْحَاناً،قال:سبحانالله ،تسبيح نَزَّهه،قَدَّسَه؛قال:السُّبُحات:أي أبرى الله من كل سوء۔[6] گویا یہ کہ سبح سے مراد اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا کہ تمام صفات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سبحان اللہ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا اور کہا گیاہے کہ تنزیہ کرنا، جو کہ ہر عیب سے بری ہے۔ سبحان اللہ تنزیہ کاکلمہ ہے یعنی کہ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ پاکی، بزرگی اور برتری کے لئے بولا جاتاہے۔

مُسبّحات کااصطلاحی مفہوم:

ایسی سورتیں جن کا آغازاللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمدوثناء سے کیاگیاہو۔ان میں سے کچھ سورتیں مصدر کے ساتھ، کچھ ماضی ومضارع کے صیغہ کے ساتھ اور کچھ امر کے صیغہ سے شروع ہوتی ہیں لیکن سب سورتوں میں مشترک بات یہی ہے کہ یہ تمام تسبیح سے شروع ہوتی ہیں۔

محمد عبد منیب[7] اور علامہ جلال الدین السیوطیؒ[8] (م 911ھ)لکھتے ہیں:"التسبيح في سبع سور:التسبيح كلمةاستأثرالله بها فبداءبالمصدرفي بني اسرائيل لأنه الأصل ثم بالماضي في الحديدوالحشروالصف لأنه أسبق الزمانين،ثم بالمضارع في الجمعةوالتغابن،ثم بالأمرفي الأعلیٰ استيعابالهذه الكلمةمن جميع جهاتها"۔ تسبیح سے شروع ہونے والی سورتوں کی تعداد سات ہے، سورۃالاسراء کو مصدر کے ساتھ آغاز فرمایا کیونکہ مصدر اصل شے ہے۔پھر الحدید، الحشر اور الصف میں صیغہ ماضی سے ابتداء کی گئی۔بعد ازاں الجمعۃ اور التغابن میں مضارع کاصیغہ برتاہے اور سورۃالاعلیٰ میں امر کاصیغہ استعمال کرکے اس کلمہ کا جمیع جہات سے استیعاب کرلیاہے۔

علامہ السیوطیؒ ابوشامہ کے حوالے سے تحریر کرتے:" اثنى على نفسه سبحانه ثبوت الحمد والسلب بما استفتح السور والأمر والشرط والتعليل والقسم والدعا حروف التهجي استفهم الخبر"[9]۔یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سورتوں کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی ذات پاک کی ثناء، ثبوت اور سلب، حمد، امر، شرط، تعلیل، قسم، دعا، حروف تہجی، استفہام اور خبر کے ساتھ کی ہے۔اس حوالے سے علامہ زمخشریؒ (م۵۳۷ھ) اپنی تفسیر "الکشاف" کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:"الحمدلله الذى انزل القرآن كلاماً مولفاً منظماً ونزله بحسبى المصالح منجماً وجعله بالتحميد مفتتحاً وبالاستعاذه مختتماً"[10] تشکر وسپاس اور لائق مدح وستائش اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے قرآن مجید کو ایک منظم ومربوط کلام کی صورت میں حسب ضرورت جستہ جستہ نازل فرمایا۔ تحمید سے اس کا آغاز اور استعاذہ پر اس کا اختتام فرمایا۔ مسبحات کے معنٰی ومفہوم کاتذکرہ کرنے کے بعد حکمت کے معانی ومفہوم کوبیان کیاگیاہے۔

حکمت کے مفاہیم:

اس کا مادہ حکم، مصدر: حکمت بمعنی دانا اور دور اندیش ہونا اور باب افعال و استفعال سے احکام و استحکام کے معنی مضبوط کرنا۔ حِکمَۃ جمع حِکَمَات۔ "حکمۃ" "ح، ک، م" سے مشتق ہے۔ امام راغب اصفہانیؒ، امام ابن جریر الطبریؒ حکمت کے لغوی مفہوم کے بارے میں رقمطراز ہیں: "الحِکْمَۃُ: مَرْجِعُھاإلی العدل والعلم والحلم۔[11]"فالحکمۃ من اللّٰہ تعالیٰ:معرفۃ الأشیاء وإسجادھاعلی غایۃ الإحکام،ومن الإنسان، معرفۃ الموجودات وفعل الخیرات"۔[12]"في الحکمۃ أنھا العلم بأحکام اللّٰہ التي لا یدرك علمھا الإبییان الرّسول والمعرفۃ بھا، ومادلُّ علیہ ذلك في نظائرہ"۔[13] درجہ بالا تعریفات کی رو سے حکمت سے مراد اللہ تعالیٰ کے ان احکام کا علم اور معرفت حاصل کرنا ہے جنہیں رسول ﷺ کے بیان کے سوا جاننا ناممکن ہے۔ الحکمت کا معنی عدل، حقائق الاشیاء کا علم اور ان کے تقاضے پر عمل ہے۔ لفظ کے معنی تمام اشیاء کی پوری معرفت اور مستحکم ایجاد کے ہوتے ہیں اور جب یہ انسان کے لیے بولا جاتا ہے تو موجودات کی صحیح معرفت اور نیک اعمال کے معنی لیے جاتے ہیں۔ اعلیٰ چیزوں کی پہچان بہترین علوم کے ذریعے حاصل کرنا۔ نیز اشیاء کی حقیقت کو ان کی اصلیت کے مطابق جاننا اور اس علم کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ہے۔

سید سلیمان ندویؒ بیان کرتے ہیں: "حکمت عقل و فہم کی اس کامل ترین حقیقت کا نام ہے جس سے صحیح و غلط، ثواب و خطا، حق و باطل اور خیر و شر کے درمیان تمیز ہو۔ یہ حکمت کہلاتی ہے"۔[14] حکمت کی جو تعریفات ذکر کی گئی ہیں ان کے مطابق حکمت خدا کے الہام والقاء کی آخری صورت قرار پاتی ہے قرآن کی اصطلاح میں اسے حکمت کہتے ہیں۔

قرآن حکیم میں حکمت اور اس کی تلقین:

حکمت کا مقصود یہ ہے کہ ہستی کی وحدت کا فہم حاصل ہو۔ قرآن مجید توحید کے تحت معرفت کائنات کا درس دیتا ہے۔ حکمت قرآنی کائنات کے بیان پر مشتمل ہے اور یہ کائنات اپنی ساخت میں حصول غایت کی انسانی جدوجہد میں کامیابی سے تمام و کمال ہم آہنگ ہے۔ انسان کے لیے تمام علوم بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں چاہے وہ الہامی ہوں یا اکتسابی۔ قرآن حکیم مکمل طور پر کتاب حکمت اور نظام حکمت پر مشتمل ہے۔ قرآن مجید نے حکیمانہ زاویہ نگاہ پیدا کیا جس سے ابدآباد حکمت و معرفت کی راہیں کھل گئی ہیں۔[15]

حکمت کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے مولانا حمید الدین فراہیؒ کہتے ہیں کہ حکمت کی بات عقل و دل کے نزدیک نہایت بدیہی اور واضح ہے۔ حکمت نصیحت اور حق کے انداز میں ہو تو ہمیشہ واضح ہوتی ہے۔ حکمت تمام بنیادی احکام و تفصیلات کا مرجع ہے۔ حکمت عقائد و اعمال کو مرتب کرتی ہے۔ ہر چیز کو اس کا جائز مقام دیتی ہے اور اس کو حاصل کرنے کا واضح طریقہ بتاتی ہے۔ قرآن مجید میں شامل تمام علوم اور اعمال کا نظام اور ان کو وجود میں لانے کا ذریعہ حکمت ہی ہے۔[16] احکام القرآن میں حکمت کسی نہ کسی صورت میں موجود ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے سرزد ہونے والا حکم حکمت سے بھرپور ہوتا ہے۔ ہر ہدایت کے پیچھے کوئی علت موجود ہوتی ہے۔ علم و حکمت لازم و ملزوم ہیں۔ علم سے حکمت آتی ہے اور پھر اسے نظام حکمت میں بدلا جاتا ہے جیسے ایمان کا تقاضا عمل صالح ہے۔[17] المسبحات کی حکمت کا تذکرہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ اس انداز میں کرتے ہیں کہ ان سورتوں کے مضامین پر غور کرنے سے تین بہت اہم اور قابل توجہ باتیں سامنے آتی ہیں:

i۔ ان پانچ سورتوں میں جن کا آغاز " سبح للہ " یا "یسبح للہ " کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ ظاہری و معنوی اعتبار سے اس حسین و جمیل گلدستے میں اُن کا حسن و جمال کچھ اور ہی شان کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں "المسبحات "کا جداگانہ نام دیا گیا ہے۔

ii۔ اس گروپ میں ہر اعتبار سے جامع ترین سورۃ الحدید ہے اور بقیہ سورتوں میں سے اکثر اس میں بیان شدہ مضامین کی مزید تشریح و توضیح پر مشتمل ہیں۔ یہ "ام المسبحات " ہے.

iii۔ مزید برآں ان سورتوں کا دو دو کے جوڑوں میں منقسم ہونا قرآن مجید کا ایک عام اسلوب ہے جو کہ بہت نمایاں ہے۔ اسی طرز کا ایک نہایت حسین و جمیل اور حد درجہ روشن و تابناک جوڑہ سورۃ الصف اور سورۃ الجمعہ پر مشتمل ہے۔ ایک میں آپ ﷺ کے "مقصد بعثت " کو بیان فرمایا گیا ہے اور دوسری سورۃ میں آپ ﷺ کے "سیاسی منہج عمل "کو۔[18]

مسبحات کی حکمت وخصائص:

ذیل میں مسبحات کی الگ الگ سورتوں کی حکمت اور ان کے تخصصات کو مختلف مفسرین، علماء کرام اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ طوالت کے پیش نظر بعض احادیث کی اسناد کو حواشی و حوالہ جات میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

سورۃ الاسراء / بنی اسرائیل کی حکمت وخصائص:

سورۃ الاسراء کی حکمت کے حوالے سے ڈاکٹر اسرار احمدؒ بیان کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے قرآن مجید کی بعض سورتوں کو آپس میں بہنیں قرار دیا ہے مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا کہ "شیئتنبی فھود و اخوتھا" مجھے سورۃ ھود اور اس کی بہنوں نے بوڑھا کر دیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ سورۃ بنی اسرائیل اور الکھف آپس میں بالکل جڑواں بہنوں کی مانند ہیں۔ اس لیے کہ مصحف کے عین وسط میں واقع حکمت قرآنی کے ان دو عظیم خزینوں کے مابین حد درجہ مشابہت و مماثلت پائی جاتی ہے۔ ایک کا آغاز تسبیح باری تعالیٰ سے ہوتا ہے اور دوسری کا حمد باری تعالیٰ سے اور دونوں کے مابین نسبت کو آنحضور ﷺ نے اپنے اس فرمان میں واضح فرمادیا۔ "التسبیح نصف المیزان والحمد للّٰہ تکملہ"۔ سورۃ بنی اسرائیل کا اختتام: وَ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ ۔۔۔ کَبِّرۡہُ تَکۡبِیۡرًا[19] آخری آیت میں حکمت کا پہلو یہ ہے کہ آیت کا آغاز (قُل) فعل امر سے ہوا ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آخری آیت اور سورۃ الکھف کی پہلی آیت میں حکمت کا ایک الگ انداز بیان ہوا ہے۔ مثلاً سورۃ بنی اسرائیل کی آخری آیت کا آغاز (قل الحمد للہ) کے الفاظ سے اور سورۃ الکھف کا آغاز (الحمد للہ) سے ہوا۔ گویا ایک میں امر ہے اور دوسری میں امتثال امر۔ اس کے علاوہ حکمت کا ایک پہلو اس سورۃ میں دعا کی صورت میں ذکر کیا گیا جو آنحضور ﷺ کو تلقین فرمائی گئی۔[20] ﴿وَ قُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا﴾[21] یہ ایک نہایت اعلیٰ مثال ہے کی کہ خاصان بارگاہ ربانی کو دعا کے الفاظ بھی خدا خود تلقین فرماتا ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس دعا کی قبولیت کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہوتا ہے۔

سورۃ الاسراء کے رکوع تین، چار کی حکمت یہ ہے کہ ان دور کوعوں میں انسان کی تمدنی و سماجی اور معاشی و معاشرتی زندگی سے متعلق بعض انتہائی اہم احکام بیان ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں توراۃ کی پوری تعلیم درج فرمادی گویا کہ یہ آیات تورات کے احکام عشرۃ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کی قرآنی تعبیرات ہیں۔ آخر میں چند اخلاقی ہدایات دی گئی ہیں جو صالح معاشرت کی ضامن ہیں۔ سورۃ بنی

اسرائیل کی خصوصیت کے حوالے سے مختلف احادیث میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے: حدثنا صالح بن عبداللہ حدثنا حمادبن زید عن ابی کبابۃ قال: قالت عائشۃؓ: کان النبی ﷺ لاینام حتی یقراء الزمر وبنی اسرائیل[22]

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ: کان تقراء کل لیلۃ ببني اسرائیل و الزمر[23]۔

عن إبن مسعودؓ أنه قال فی بنی اسرائیل والکهف ومریم۔ أنهن من العتاق الاول وهن من تلادی[24]۔

علامہ زمخشریؒ اس سورۃ کی خصوصیت کے حوالے سے لکھتے ہیں: عن النبی ﷺ من قراء سورۃ بنی اسرائیل فرق قلبه عند ذکر الوالدین کان له قنطار فی الجنة والقنطار ألف أوقية ومائتا أقية۔[25] علامہ جلال الدین السیوطیؒ سورۃ الاسراء کے اخیر حصہ کے بارے میں لکھتے ہیں:۔ قول تعالیٰ:﴿وقل الحمدللّٰه الذی لم یتخذولدا ولم یکن له شریك فی الملك﴾ کہ یہ آیت "آیۃ العزّ" ہے۔[26]

قال بنی اسرائیل والکهف، ومریم وطه والانبیاء هن من العتاق؛هي افصح السورۃ[27]۔

سورۃ الحدید کی حکمت وخصائص:

اس سورۃ کی حکمت کے حوالے سے پس منظر کی مطابقت سے اصل موضوع انفاق فی سبیل اللہ ہی ہے مگر کچھ ضمنی مضامین بھی بیان ہوئے ہیں۔ سورۃ کا آغاز اللہ رب العزت کی تسبیح اور حمد وثنا سے کیا گیا ہے۔ اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے ساتھ ہی انفاق فی سبیل اللہ کا حکم ہے۔ پائیدار زندگی صرف آخرت کی ہے۔ لہذا آخرت کی زندگی میں سبقت لے جانے کی کوشش کی جائے۔ اللہ اپنا فضل اسی پر نازل کرتا ہے جو اس کے احکامات کو مانے اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔[27] اس سورہ کی خصوصیت کے حوالے سے چند احادیث کو بیان کیا گیا ہے۔

عن العرباض بن ساریۃؓ أن النبی ﷺ کان یقراء بالمسبحات قبل أن یرقد، ویقول: إن فیهن آیۃ افضل من ألف آیۃ۔[28] ابن عباسؓ کے فرمان کے مطابق سورۃ الحدید کی آیت نمبر تین دل میں پیدا ہونے والے شیطانی وساوس کا علاج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اذا احدث فی نفسك شیئاً فقل ﴿هوالاول والآخر والظاہر والباطن وهو بکل شیء علیم﴾ جب تم اپنے دل میں کوئی کھٹکا (وسوسہ) محسوس کرو تو یہ آیت پڑھو۔[29] اس سورۃ کی خصوصیت کے حوالے سے علامہ زمخشریؒ اور ناصر الدین عبداللہ بن عمر البیضاویؒ بیان کرتے ہیں: عن النبی ﷺ من قرأ سورۃ الحدید کتب من الذین اٰمنوا باللّٰه ورسله أجمعین۔[30]

سورۃ الحدید کی فضیلت اور خصوصیت کے حوالے سے ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں: عن ابوہریرۃؓ قال رسول اللّٰه ﷺ ''أعوذ بك من شر کل ذی شَّرٍ انْت اخذبنا صیَتِه انت الاول فلیس قتبلك شیئٌ وانت الآخر فلیس بعدك شیء وانت الظاہر فلیس فوقك شیئٌ وانت الباطن فلیس دونك شیئٌ اقض عنا الذین واغْنِیَا من الفقر[31].

سورۃ الحشر کی حکمت وخصائص:

اس سورۃ کی پہلی چار آیات میں اہل ایمان کو اس انجام سے عبرت دلائی گئی ہے جس میں مدینہ کے یہودی بنی نضیر مبتلا ہوئے تھے۔ آیت گیارہ سے سترہ تک منافقین کے رویہ پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ آخری رکوع اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور قرآن کی عظمت پر مشتمل ہے۔ غزوہ بنی

نضیر اور اس سے متصل واقعات میں حکمت و تدبر اور عبرت و نصیحت کے کئی پہلو ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منافقین کے رویے سے آگاہ کرتے ہوئے ان اسباب کی نشان دہی کی ہے جو در حقیقت اس رویہ کی تہ میں کام کر رہے تھے۔ سورۃ کے اختتام پر مسلمانوں کو دنیا پرستی کی بجائے آخرت کی تیاری کرنے اور فسق وفجور سے بچ کر زندگی گزارنے کی تلقین کی گئی اور آخری آیات اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی عظمت سے متعلق ہیں[32]۔ سورۃ الحشر کی آخری آیات کے تخصصات کے بارے میں علامہ زمخشریؒ لکھتے ہیں: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ ''اسم الله الأعظم في ست آیات من آخر سورۃ الحشر'' انتھی[33] رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم سورۃ الحشر کی آخری چھ آیات ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ ''من قرأ آخر سورۃ الحشر غفر اللہ له ماتقدم من ذنبه وماتأخر[34]۔

عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قال قلت لابن عباس رضی اللہ عنہ فی سورۃ الحشر قال نزلت فی بنی النضیر۔[35] رسول ﷺ نے فرمایا: کہ سورۃ الحشر بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی۔

ابن العربیؒ سورۃ الحشر کی فضیلت کے بارے میں بیان کرتے ہیں: رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۃ الحشر کی تلاوت کی تو ہر شے، جانور۔ ہوا و بادل، پرندے، پہاڑ، درخت، سورج اور فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ اور اگر اسی رات یا دن میں فوت ہو گیا تو شہادت کا رتبہ پائے گا۔[36] ابن العربیؒ ثعلبیؒ اور کی سند سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ: أن رسول الله ﷺ قال: "من قرأ آخر سورۃ الحشر ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ۔۔۔ الی آخرھا﴾ فمات من لیلة مات شھیداً۔[37]

ابن مردویہ نے حضرت انسؓ کی سند کیساتھ روایت کیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: من قرأ آخر سورۃ الحشر ثم مات من یومه ولیلة کفر عنه کل خطئیة عملها۔[38] سورۃ الحشر کی آخری آیات کی تلاوت انسان کی تمام خطاؤں کا کفارہ ہے۔

ابو عبد الرحمٰنؒ اس سورۃ کی خصوصیات کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: افضل ترین چیز جو خاص طور پر جو جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو بطور خاص بتلائی کہ جب اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا مانگے تو سورۃ الحدید کی پہلی دس آیات اور سورۃ الحشر کی آخری آیات کو پڑھ لیا کرو[39]۔ معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ مقرر فرما دیتے ہیں، جو اس پر شام تک رحمت کی دعا کرتے۔[40]

رسول ﷺ نے فرمایا: من قراء خواتیم الحشر في اللیل أونھار فمات فی یومه أولیلة فقد أوجب له الجنة[41] جس نے سورۃ الحشر کی آخری آیات دن یا رات میں پڑھیں، پھر اس دن یا رات میں فوت ہو گیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

سورۃ الصف کی حکمت وخصائص:

سورۃ الصف، المسبحات کی صف میں عین قلب کے مقام پر وارد ہوئی ہے اس لیے کہ دو مسبحات اس سے پہلے اور دو بعد میں ہیں۔ اس سورۃ کی حکمت کا اندازہ ہی اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ اس سورۃ میں فلسفہ وحکمت کے تین بنیادی پہلوئوں کی وضاحت ہوئی ہے۔

اولاً: جہاد فی سبیل اللہ کی آخری منزل مقصود یا غایت قصویٰ کا تعین ہوتا ہے۔

ثانیاً: "مطالبات دین" کے ضمن میں بھی مرتبہ تکمیل کا تعین ہوتا ہے۔

ثالثاً: اس سے نبی ﷺ کے مقصد بعثت کی امتیازی یا "اتمامی و تکمیلی" شان بھی واضح ہو جاتی ہے۔ گویا اس سورۃ کی تمام آیات ان حسین وجمیل موتیوں کی مانند ہیں جو ایک ڈوری میں پروئے ہوئے ہوں۔ ماقبل اور مابعد کی آیات جن میں اُمت مسلمہ کو جہاد و قتال کی پرزور اور نہایت مؤثر دعوت ہے۔ بطرز "ترغیب وتشویق" بھی اور بانداز "تہدید وترہیب" بھی۔[42]

علامہ زمخشریؒ اس سورۃ کی خصوصیت کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: عن النبی ﷺ ''من قراء سورۃ الصف کان عیسیٰ مصلیاً علیه، متنغفراً له مادام فی الدنیا، وھو یوم القیامة رفیقه[43] جس نے سورۃ الصف کی تلاوت کی تو حضرت عیسیٰؑ اس پر درود اور استغفار کرتے رہیں گے، جب تک یہ دنیا قائم ہے اور وہ قیامت کے دن ان کے رفیق ہوں گے۔

عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور استفسار کیا: قعدنانفرٌ من اصحاب الرسول اللہ ﷺ فتذاکرنافقلنا: لو علم أی الأعمال أحب إلى اللہ تعالیش لعلمناه، فائزل اللہ تعالیٰ سبح للہ.........'' حتیٰ ختمها[44]۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فأنزل اللہ تعالیٰ]سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ[فقرأها علینا رسول اللہ ﷺ[45]۔

سورۃ الجمعۃ کی حکمت وخصائص:

سورۃ الجمعۃ میں نبی ﷺ کا بنیادی طریق کار یا اساسی منہج عمل، بیان ہوا ہے یعنی ﴿یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ﴾[46] اس سورۃ کا پہلا رکوع دو حصوں پر مشتمل ہے جبکہ دوسرا رکوع بالکل سورۃ الصف کی مانند ﴿یاایھاالذین آمنوا﴾ کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ سورۃ کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کو پُرزور طریقے سے بیان کیا گیا ہے جو کہ زمان ومکان کی جملہ وسعتوں کا احاطہ کرتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے چار اسماء الحسنیٰ بیان ہوئے ہیں جن میں حکمت کا پہلو یہ ہے کہ یہ دراصل حضور ﷺ کے اساسی منہج عمل کے ضمن میں بیان ہوئے ہیں کیونکہ رسول ﷺ کی یہ چاروں شانیں دراصل عکس ہیں اللہ تعالیٰ کے چار اسمائے حسنیٰ کا۔ شہنشاہ ارض وسماء **(الملك)** کے فرامین کا، عمل تزکیہ میں عکس جھلکتا ہے۔ **(القدوس)** ''تعلیم کتاب'' یعنی احکام شریعت **(العزیز)** ہونے کا۔ اور "تعلیم حکمت" کا تعلق **(الحکیم)** سے۔ اس سورۃ کا دوسرا رکوع کل کا کل حکمت اور احکام جمعہ پر مشتمل ہے جس میں خوب حکمتیں اور احکام پوشیدہ ہیں۔

اولاً: جمعہ کو فضیلت والے دن کی جانب از سر نو رہنمائی ملی۔ **ثانیاً:** حرمت بیع وشراء کا حکم صرف ایک تھوڑے سے وقفے تک محدود کر دیا گیا۔ **ثالثاً:** جمعہ کے لیے ایسا نظام مرتب فرمایا گیا یعنی خطبہ ونماز کی ترتیب ایسی حسین رکھی گئی کہ وہ [ذکر اسم ربہ فصلیٰ] کی کامل تصویر بن گئی ﴿فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی﴾[47] کیونکہ جمعہ کی حکمت وفضیلت خطبہ کی وجہ سے ہے اور خطبہ کی اصل غرض وغایت "تذکیر" ہے۔ الغرض اس سورۃ کے مضامین ایک لڑی میں پروئے ہوئے نظر آتے ہیں گویا اس سورۃ کے مضامین اور حکمتیں مل کر ایک نہایت ہی خوبصورت انداز میں معنوی وحدت کی صورت اختیار کیے ہوئے ہیں۔[48]۔ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ: قال رسول اللہ ﷺ ''خیر یوم فلعت فیه الشمس یوم الجمعة، فیه خلق آدم، وفیه أدخل الجنة، وفیه أھبط إلى الأرض، وفیه تقوم الساعة، ھو عند اللہ یوم المزید۔[49]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إنالله في كل جمعة ستمائة ألف عتيق من النار[50] **بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے جمعہ کے دن چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزادی ملتی ہے۔** جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ: كان رسول الله ﷺ يقراء في صلاة المغرب ليلة الجمعة قل يايها الكافرون وقل هو الله احد وكان يقراء في صلاة العشاء الأخيرة ليلة الجمعة سورة الجمعة والمنافقين[51] **رسول ﷺ مغرب کی نماز میں سورۃ الجمعہ، الکافرون، اخلاص اور عشاء کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور المنافقون کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔**

نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ: ماكان النبي ﷺ يقراء في يوم الجمعة مع سورة الجمعة كان يقراء ب[52] ﴿هل اتاك حديث الغاشية﴾ [53] **رسول ﷺ جمعہ کے دن سورۃ الجمعہ اور الغاشیہ کی تلاوت فرماتے تھے۔** عبید اللہ بن رافعؓ روایت کرتے ہیں کہ: فصلىٰ بينا ابوهريرة، يوم الجمعة فقرأهابسورة الجمعة في السجدة الاولىٰ وفي الآخرة اذاجاءك المنافقون، فقال ابوهريرة اني سمعت رسول الله ﷺ يقراء بهما۔[54] **جمعہ کے دن ابو ہریرہ نے نماز پڑھائی، پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری میں سورۃ المنافقون کی تلاوت کی۔ اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔**

سورۃ التغابن کی حکمت وخصائص:

اس سورۃ کی حکمت میں ایمانیات کا ذکر کیا گیا، ایمانیات اگرچہ مکی سورتوں کا موضوع ہے۔ حکمت کا یہی پہلو اور مکی سورتوں کا سا انداز اس سورۃ میں اپنایا گیا ہے۔ التغابن کی پہلی چار آیات مضمون کے اعتبار سے سورۃ الحدید کی پہلی چھ آیات سے مشابہ ہیں۔ اس سورۃ کے دوسرے رکوع میں ایمان کے پانچ بنیادی لوازم اس سورۃ کی حکمت کو مزید واضح کرتے ہیں۔

پہلی بات: دنیا میں انسان پر کوئی بھی تکلیف آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوتی ہے۔ **دوسرا:** اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا حکم۔ **تیسرا:** اہل ایمان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل۔ **چوتھی اور پانچویں:** مال و اولاد کی محبت اعتدال سے تجاوز کر جائے تو وہ فتنہ بن جاتی ہے۔ اس سورۃ کے **پہلے رکوع** میں ایمان کے تین اجزاء، **دوسرے رکوع** میں ایمان کے مضمرات، مقدرات او ثمرات کی وضاحت کی گئی۔[55] اس سورۃ میں حکمت کے پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نہایت معجز نما اسلوب و انداز میں ان بنیادی تبدیلیوں کی نشاندہی کی ہے۔ جو ایمان کے نتیجے میں انسان کے نقطۂ نظر، زاویہ نگاہ، انداز فکر اور اس کی روش اور رویے میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جو کہ بالآخر ایمان کے تین ابعاد یعنی ایمان باللہ، ایمان بالرسالت اور ایمان بالآخرت کا بیان ہے۔[56]

علامہ زمخشریؒ اس سورۃ کی خصوصیت کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: قال رسول الله ﷺ: من قراء سورة التغابن دفع عنه موت الفجاة[57] "جس نے سورۃ التغابن کی تلاوت کی اس سے حادثاتی موت ٹال دی جائے گی"۔

القرطبیؒ اس سورۃ کے بارے میں لکھتے ہیں: وعن عبدالله بن عمرو قال: قال النبي ﷺ، مامن مولود يولد إلاوفي تشابيك رأسه مكتوبٌ خمس آيات من فاتحة سورة التغابن[58]۔

سورۃ الاعلیٰ کی حکمت وخصائص:

سورۃ الاعلیٰ کی حکمت کے حوالے سے شیخ عمر فاروق لکھتے ہیں کہ کائنات کا ہر پتہ اور ہر ذرہ اس کی حمد و ثناء میں مصروف ہے۔

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ ۔۔۔۔۔۔اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا﴾[59] ﴿قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴾[60] اس سورۃ میں داعی الی اللہ کو صبر وعزیمت سے دعوت کو جاری رکھنے اور حکمت کے ساتھ نصیحت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ نصیحت اسی کو کریں جس کو نصیحت کرنا مفید ہو اور اسی وقت کریں جب نصیحت کرنا مناسب ہو۔ اس سورۃ میں حکمت کے پہلو کو مزید اس انداز سے اجاگر کیا گیا ہے کہ اس سورۃ میں دنیا وآخرت کا جو ذکر موجود ہے وہ ظاہر و باطن دونوں طرح کے موقف پر روشنی ڈالتا ہے۔[61] سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ جوڑے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ بالعموم جمعہ اور عیدین کی نماز میں یہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز میں خطبہ ہوتا ہے۔ جس کا مقصد تزکیہ اور ذکر الٰہی ہوتا ہے۔۔ اس سورۃ میں حکمت کے پہلو کو مزید اس طرح وسعت دی گئی کہ آپ ﷺ جب قرآن کے ذریعے ان لوگوں کی تذکیر فرمائیں گے تو ان کے زنگ آلود دلوں پر پڑا حجاب دور ہو جائے گا اور آخر میں فرمایا کہ آخرت کی زندگی دنیا کے مقابلے میں کہیں بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔[62]

اس سورۃ کی حکمت قرآن مجید میں کثرت التفات کے باوجود کبھی بھی اس طرح التفات نہیں کیا جاتا جس سے کلام متاثر ہو بلکہ اس میں ہمیشہ حکمت کا پہلو پیش نظر ہوتا ہیں۔ پھر اسی ضمن میں توحید اور خشیت الٰہی کے حق میں دلائل بھی بیان کیے گئے۔ ﴿سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۔۔۔۔۔رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾[63] چنانچہ فرمایا ﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدنیا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى﴾[64] اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اطمینان دلایا تھا کہ آپ ﷺ کا کام صرف حق پہنچا دینا ہے۔[65]

علامہ زمخشریؒ سورۃ الاعلیٰ کے خصائص کے بارے میں لکھتے ہیں: عن رسول اللّٰہ ﷺ أنه قال: من قرأ سورة الاعلیٰ، اعطاه اللّٰہ عشر حسنات بعدد کل حرف أنزله اللّٰہ علی ابراہیم وموسیٰ ومحمد ﷺ'' وکان إقراها قال: سبحان ربي الاعلیٰ'' (وکان علی وابن عباس یقولان ذلك) وکان یحبها[66]

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان فرماتے ہیں کہ: کان یقراء فی العیدین و یوم الجمعة، ''سبح اسم ربك الاعلیٰ'' و''هل اتاك حدیث الغاشیة'' وربما اجتمعا فی یوم واحد فقراء هما۔[67] نبی ﷺ عیدین اور جمعہ کے روز سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے اور بعض اوقات اگر عیدین اور جمعہ یکجا ہو جاتے تو پھر بھی آپ ﷺ دونوں نمازوں میں انہی دو سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

سنن نسائی میں عبد الرحمن بن ابزیؓ کا بیان ہے کہ: ان رسول الله ﷺ: کان یقراء فی الوتر، سبح اسم ربك الاعلیٰ و قل یاایها الکافرون[68] رسول ﷺ وتر میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

ابو عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: إني نسیت أفضل المسبحات فقال أبي بن کعب فعلها سبح اسم ربك الاعلیٰ قال: نعم[69]۔

عقبہ بن عامر جھینیؓ بیان کرتے ہیں کہ: لما أنزلت فسبح اسم ربك العظیم، سورة الواقعة الأیة:۷۴؛ قال انا رسول اللّٰہ ﷺ ''اجعلوها فی رکوعهم'' فلما نزلت سبح اسم ربك الاعلیٰ قال: ''اجعلوها فی سجودکم[70] جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے اپنے رکوع کا حصہ بناؤ اور جب سورۃ الاعلیٰ نازل ہوئی تو فرمایا کہ اسے اپنے سجدوں کا حصہ بناؤ۔

نتائج البحث:

درجہ بالا سطور کا حاصل یہ ہے کہ حکمت سے مراد اللہ تعالیٰ کے احکام کا علم اور معرفت حاصل کرنا ہے۔ حکمت کی تعمیر اس اساس پر ہوتی ہے کہ ہستی کے مختلف اجزاء کے درمیان موافقت کی نوعیت معلوم ہو اور یہ علم اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کائنات کے نظام کو سمجھ نہ لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت کا ظہور ہوتا ہے۔ اسی کا لحاظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حکمت کو کلام یعنی قرآن مجید کے اندر چھپادیا ہے۔ حکمت دراصل عقل و فہم کی اس کامل ترین حقیقت کا نام ہے جس سے صحیح و غلط، ثواب و خطا اور خیر و شر کے درمیان تمیز ہو سکے۔ الغرض قرآن کریم کی ہر سورۃ میں کسی نہ کسی صورت میں حکمت موجود ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے سرزد ہونے والا ہر حکم حکمت سے بھرپور ہوتا ہے۔ خدا حاکم بھی ہے اور حکیم بھی۔ ہر ہدایت کے پیچھے کوئی نہ کوئی علت موجود ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو حکیمانہ ہدایت دی ہے اور اسے لوگوں تک منتقل کرنے کی تلقین بھی کی ہے۔ قرآن مجید کے مطابق سب انبیاء کرام اوامر ونواہی کے ساتھ ساتھ حکمت آموزی بھی کرتے رہے ہیں۔ حکمت کا اطلاق اس قوت پر ہوتا ہے جو عقل ورائے کی درستی اور اس سے پیدا ہونے والی اخلاقی شرافت کی جامع ہو۔ حکمت اس قوت کا بھی نام ہے جس کے باعث آدمی حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ اس قوت کے اثرات کلام کی حقانیت، اخلاق کی پاکیزگی اور حسن ادب کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ المختصر حکمت نفس کا کمال اور اس کا مقصود ہے اور یہی ابتداء وانتہاء ہے۔ قرآن مجید میں حکمت کی تعلیم تمثیلات کے ذریعے سے دی گئی ہے جو کہ حکمت کا منبع ومقصود ہے۔

تجاویز وسفارشات:

- توحید ورسالت کے اقرار کی پختگی ہی ایمان کی بنیادی شرط ہے۔ لہذا تقویٰ کی تصحیح، تکمیل اور پختگی سے ہی ایمان کی بنیادیں مستحکم ہوں گی نیز تعلق باللہ کو مضبوط بنیادوں پر مستحکم کرنے کے لئے ایمان باللسان اور تصدیق بالقلب کے ساتھ اس کا اعتراف کیا جانا چاہیے۔
- انسان کی روحانی و اخلاقی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور کامل اعتماد ہونا چاہیے لہذا انسان کو چاہیے کہ اخلاق کے جو اصول درجہ بالا سورتوں میں بیان ہوئے ہیں ان اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جائے۔
- تمام اخلاقی، معاشی اور معاشرتی مسائل کے حل کے لئے مسلم معاشرے کو اسلام کے دیئے ہوئے طرز فکر اور طرز زندگی کو اپنانا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ کے کامل اسوہ حسنہ کی پیروی کرنی چاہیے۔ حکومت اور انتظامی احکام کی ذمہ داری ہے کہ عدل اجتماعی اور اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں لانے کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔

حوالہ جات

---

[1] بلوچ، نعیم احمد، ہنامہ اشراق، حکمت قرآن،، جون ء1997، جلد9، شمارہ6، ص36

[2] فراہی، حمید الدین، ماہنامہ حکمت قرآن، قرآنی علم وفہم کا درجہ حکمت، 1403ھ، جلد دوم، ص15

[3] بلوچ، نعیم احمد، ماہنامہ اشراق، حکمت قرآن، المرکز المورود الاسلامی، لاہور، جون 1997، جلد9، شمارہ6

[4] افریقی، ابن منظور، امام، لسان العرب، داراحیاالتراث العربی، بیروت، 1408ھ، بذیل مادہ، س۔ب۔ح، ج6، ص144

[5] قاسمی، وحید الزمان، مولانا، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، لاہور، 2001ء، ص411

[6] جبران مسعود، الرائد، دار العلم للملامیین، بیروت، 1986ء، بذیل مادہ، س۔ب۔ح، ج2، ص876

[7] محمد عبد منیب، چند سورتیں ایک نام، مشربہ علم وحکمت، لاہور، 1434ھ، ص26

[8] السیوطی، جلال الدین، علامہ، الاتقان فی علوم القرآن، ادارۃ دار العلم للملامیین، س۔ن، ج2، ص135

[9] السیوطی، جلال الدین، علامہ، الاتقان فی علوم القرآن، ۲ ادارۃ دار العلم للملامیین، س۔ن، ص170

[10] زمخشری، محمود بن عمر، الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الا قاویل فی وجوہ التاویل، داراحیاالتراث العربی، بیروت، س۔ن، ج1، ص35

[11] الفراہیدی، خلیل احمد، کتاب العین، انتشارات اسوہ، بیروت، ۱۴۱۴ھ، بذیل مادہ، ح۔ک۔م، ج1، ص411

[12] اصفہانی، محمد راغب، امام، مفردات الفاظ القرآن، فیروز پبلشرز، لاہور، 1993ء، ج1، ص252

[13] الطبری، ابی جعفر محمد بن جریر، جامع البیان عن تاویل ای القرآن، الطبعۃ النشر والتوزیع، قاہرہ، ج3، ص87

[14] ندوی، شاہ معین الدین، مقالات سید ندوی، الفیصل ناشران وتاجران، لاہور، 2010ء، ج3، ص291

[15] ماہنامہ محدث، حکمت قرآن، لاہور، 1995ء، ص31

[16] فراہی، حمید الدین، حکمت قرآن، دائرہ حمیدیہ، اعظم گڑھ، دہلی، ص13

[17] خلیفہ عبد الحکیم، مقالات حکیم، مکتبہ حمیدیہ، فیصل آباد، 2007ء، ص107

[18] اسرار احمد، ڈاکٹر، مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب، مکتبہ خدام القران، لاہور، 2013ء، ص75 تا78 ملخصاً

[19] بنی اسرائیل 111:17

[20] اسرار احمد، ڈاکٹر، قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا اجمالی تجزیہ، مکتبہ خدام القران، لاہور، 1413ھ، ص135 تا138 ملخصاً

[21] بنی اسرائیل 80:17

[22] الترمذی، ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، الجامع الصحیح وھو سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب فضائل السورۃ، مطبعۃ البابی، بیروت، رقم الحدیث3405

[23] ابن خزیمہ، ابو بکر بن اسحاق، صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قرءاۃ بنی اسرائیل والزمر، دار الکتب السلفیہ، لاہور، رقم الحدیث1163؛ احمد بن حنبل، المسند المعروف مسند احمد، المکتب الاسلامی، بیروت، س۔ن، ج6، ص189

[24] البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب سورۃ بنی اسرائیل، موسوعۃ الحدیث الشریف، الریاض، س۔ن، رقم الحدیث4708؛ السیوطی، جلال الدین، علامہ، الدر المنثور فی تفسیر بالماثور، مطبعۃ المعرفۃ، بیروت، س۔ن، ج5، ص181

[25] الزمخشری، ابوالقاسم، محمود بن عمر، تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الا قاویل فی وجوہ التاویل، دار المعرفۃ، بیروت، 1426ھ، ج2، ص701

[26] السیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن، علامہ، الاتقان فی علوم القرآن، دار النشر الکتب العلمیۃ، بیروت، س۔ن، ج2، ص377

[27] محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، ادارۃ المعارف، کراچی، س۔ن، ج8، ص369

[28] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب مایقولعند النوم، دار احیاء التراث الاسلامی، بیروت، 1421ھ، رقم الحدیث 5057؛ الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب منہ فی قراۃ سور، رقم الحدیث: ۲۹۲۱، السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب فضائل القرآن، باب المسبحات، رقم الحدیث7972

[29] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، دار احیاء التراث الاسلامی، بیروت، 1421ھ، رقم الحدیث5110

[30] الزمخشری، ابوالقاسم، محمود بن عمر، تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، دارالمعرفۃ، بیروت، 1426ھ، ج4، ص484؛ البیضاوی، ناصر الدین، ابی الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد الشیرازی، تفسیر البیضاوی انوار التنزیل واسرار التاویل، دارالتراث العربی، بیروت، 1403ھ، ج4، ص250

[31] ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، الامام، سنن ابن ماجہ، مکتبہ دارالسلام، السعودیۃ العربیۃ، ۱۴۲۸ھ، رقم الحدیث: ۳۷۸۳: صحیح مسلم، رقم الحدیث 3172؛ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب مایقولعند النوم، دار احیاء التراث الاسلامی، بیروت، 1421ھ، رقم الحدیث 1501

[32] اسرار احمد، ڈاکٹر، تفسیر بیان القرآن، مکتبہ خدام القرآن، لاہور، س۔ن، ج2، ص739

[33] الزمخشری، ابوالقاسم، محمود بن عمر، تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، دارالمعرفۃ، بیروت، 1426ھ، ج6، ص415

[34] الزمخشری، ابوالقاسم، محمود بن عمر، تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، دارالمعرفۃ، بیروت، 1426ھ، ج6، ص443؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے سورۃ الحشر کا آخری حصہ پڑھا اللہ اس کے پہلے اور بعد والے گناہ معاف کرے گا۔"

[35] القشیری، مسلم بن حجاج، امام، الجامع الصحیح المسلم، کتاب التفسیر، باب فی سورۃ براۃ والانفال والحشر، موسسۃ الحدیث الشریف، الریاض، 1419ھ، رقم الحدیث 3031

[36] ابن العربی، ابی بکر محمد بن ابی بکر، الجامع احکام القرآن، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 2003ء، ج20، ص323

[37] الجصاص، ابو بکر، احمد بن علی الرازی، احکام القرآن، دار احیاء التراث العربی، بیروت، س۔ن، ج20، ص351؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے سورۃ الحشر کا آخری حصہ ﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ﴾ سے آخر سورت تک تلاوت کیا پھر وہ اسی رات فوت ہو گیا تو شہادت کے مرتبے پر فائز ہو گا"۔

[38] السیوطی، جلال الدین، علامہ، الدر المنثور فی تفسیر بالماثور، مطبعۃ المعرفۃ، بیروت، س۔ن، ج8، ص131

[39] السیوطی، جلال الدین، علامہ، الدر المنثور فی تفسیر بالماثور، مطبعۃ المعرفۃ، بیروت، س۔ن، ج8، ص141

[40] التبریزی، عبداللہ خطیب، مشکوۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن، رقم الحدیث: 2052؛ "من قال حسین یصبح عشر مرات أعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم ثمقرأ الثلاث آیات من آخر سورۃ الحشر وکل اللّٰہ بہ سبعین ألف ملک یصلون علیہ حت یمسي وإن مات ذلک الیوم مات شہیدا ومن قالھا حین "عیسی کان بتلک المنزلۃ"۔

[41] التبریزی، عبداللہ خطیب، علامہ، مشکوۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن، رقم الحدیث 2052؛ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 5057

[42] اسرار احمد، ڈاکٹر، مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب، مکتبہ خدام القران، لاہور، 2013ء، ص55

[43] الزمخشری، ابوالقاسم، محمود بن عمر، تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، دارالمعرفۃ، بیروت، 1426ھ، ج4، ص8؛ البیضاوی، ناصر الدین، ابوالخیر، انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف تفسیر البیضاوی، مؤسسۃ التاریخ العربی، بیروت، ج4، ص272

[44] احمد بن حنبل، المسند المعروف مسند احمد، المکتب الاسلامی، بیروت، س۔ن، ج5، ص425؛ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں یہ سورۃ مبارکہ، یعنی سورۃ الصف پڑھ کر سنادی۔

[45] سنن ابی داؤد، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الصف، رقم الحدیث 3309؛ ابن العربی، ابو بکر محمد بن عبد اللہ، عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی، دار العلم للجمیع، ج3، ص475؛ جو سورۃ الصف کی تلاوت کرے گا تو جب تک وہ زندہ رہے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس پر درود بھیجیں گے اور اس کے لیے مغفرت طلب کریں گے۔

[46] آل عمران ۳: ۱۶۴

[47] الاعلیٰ 87:9

[48] اسرار احمد، ڈاکٹر، قرآن حکیم کا منتخب نصاب، مکتبہ خدام القران، لاہور، 2013ء، ص: 96 تا 101 ملخصًا

[49] القشیری، مسلم بن حجاج، امام، الجامع الصحیح المسلم، کتاب الجمعۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، موسسۃ الحدیث الشریف، الریاض، ۱۴۱۹ھ، رقم الحدیث 753؛ مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب الجمعۃ، رقم الحدیث: ۲۱۱۵؛ بہترین دنوں میں جن میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ اس دن آدمؑ کی تخلیق ہوئی، اسی دن وہ جنت میں داخل ہوئے اور

اسی دن وہ زمین پر اتارے گئے۔ اسی دن قیامت قائم ہو گی۔ اللہ تعالی کے ہاں اس دن کا نام "یوم المزید" ہے۔

[50] الزمخشری، ابوالقاسم، محمود بن عمر، تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، دار المعرفۃ، بیروت، 1426ھ، ج3، ص196

[51] القشیری، مسلم بن حجاج، امام، الجامع الصحیح المسلم، کتاب الجمعۃ، باب فی صلاۃ الجمعۃ، رقم الحدیث: 877، 879؛ وأخرج ابن حبان والبیہقی فی سننہ عن جابر سمرۃ قال۔

[52] ابن خزیمہ، ابو بکر بن اسحاق، صحیح ابن خزیمہ، کتاب الجمعۃ، باب اباحۃ قراۃ غیر سورۃ المنافقین فی الرکعۃ الثانیۃ من صلاۃ الجمعۃ، رقم الحدیث 1845؛ مالک بن انس، موطا امام مالک، باب القراۃ فی صلاۃ الجمعۃ، دار المنشور الآفاق الجدیدہ، 1420ھ، رقم الحدیث 19

[53] الغاشیۃ 1:88

[54] ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، الامام، سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی القرات فی الصلوۃ یوم الجمعۃ، مکتبہ دار السلام، السعودیۃ العربیۃ، 1428ھ، رقم الحدیث 2118

[55] سہ ماہی حکمت قرآن، سورۃ التغابن کا اجمالی جائزہ، جولائی تا دسمبر 2002ء، ص36

[56] ماہنامہ میثاق، تفسیر سورۃ التغابن، 2003ء، ص34

[57] الزمخشری، ابوالقاسم، محمود بن عمر، تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، دار المعرفۃ، بیروت، 1426ھ، تفسیر الکشاف، ج4، ص44

[58] ابن حبان، احمد بن معاذ، صحیح ابن حبان، مکتبہ الرشیدیہ، الریاض، 1396ھ، ج3، ص81؛ جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے سر کی مانگ میں سورۃ التغابن کی پانچ آیات لکھی ہوتی ہیں۔

[59] الاسراء 44:17

[60] طٰہ 50:20

[61] عمر فاروق، شیخ، الفرقان، پارہ نمبر ۳۰، شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور، 2006، ص: 233 تا 255 ملخصًا

[62] اسرار احمد، ڈاکٹر، حکمت قرآن ششماہی علوم القرآن، انجمن خدام القرآن، لاہور، جولائی تا ستمبر 2013ء، ص5

[63] الاعلیٰ 87:10-15

[64] الاعلیٰ 87:16-17

[65] فراہی، حمید الدین، ششماہی علوم القرآن، ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ، جنوری تا دسمبر 2001ء، ص25 تا 30 ملخصًا

[66] الزمخشری، ابوالقاسم، محمود بن عمر، تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، دار المعرفۃ، بیروت، 1426ھ، تفسیر الکشاف، ج7، ص981، رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب میں سورۃ الاعلیٰ پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔

[67] ابن خزیمہ، ابو بکر بن اسحاق، صحیح ابن خزیمہ، کتاب الجمعۃ، باب اباحۃ القرآن فی صلاۃ الجمعۃ والاعلیٰ والغاشیۃ، رقم الحدیث 1846؛ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، دار احیاء التراث الاسلامی، بیروت، 1421ھ، رقم الحدیث 533؛ ابو داؤد، رقم الحدیث 1122

[68] النسائی، احمد بن شعیب بن علی، السنن المعروف سنن نسائی، دار السلام، الریاض، 2004ء، رقم الحدیث 1731؛ البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب سورۃ بنی اسرائیل، موسوعۃ الحدیث الشریف، الریاض، س۔ن، رقم الحدیث 705؛ القشیری، مسلم بن حجاج، امام، الجامع الصحیح المسلم، کتاب الجمعۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، موسسۃ الحدیث الشریف، الریاض، 1419ھ، رقم الحدیث 17

[69] ایضاً؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں مسبحات میں سے افضل ترین سورۃ بھول گیا ہوں تو ابی بن کعب نے کہا کہ کہیں وہ "سبح اسم ربک الاعلیٰ" تو نہیں۔ کہا ہاں!

[70] السیوطی، جلال الدین، علامہ، الدر المنثور فی تفسیر بالماثور، مطبعۃ المعرفۃ، بیروت، س۔ن، ج8، ص485